۱۵۸۷۹
۴۱/۲/۲۸

20/11/19

re-fatwa@darululoomkarachi.edu.pk

From:	<Saleem <kharımohammadsaleem@yahoo.com
Sent:	October 2019 18:28 22
To:	Re-fatwa@darululoomkarachi.edu.pk
Subject:	وراثت

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ
میرا سوال وراثت سے متعلق ھے---
کہ ایک باپ کا ایک بیٹا اور آٹھ بیٹیاں ھیں، سب شادی شدہ ھیں۔ اھلیہ کا انتقال ھو چکا ھے--
انکے پینشن کے بقایاجات جو مرحوم کے بعد ملے، جو ایک معقول رقم ھے--- وہ پورے کے پورے اکیلے بیٹے نے رکھ لئیے--
اور پینشن بھی ایک دوسرے بد دیانتی کے طریقے سے یہی بیٹا لے رھا ھے--- (بد دیانتی اسطرح کے گورنمنٹ کے قانون کے تحت اس پینشن کی حقدار بیوہ بیٹی ھوتی ھے-- لیکن یہاں دو بیٹیاں تھیں بیوہ۔ لیکن ایک بیوہ بیٹی نے بھائی کے ساتھ ساز باز کرکے وہ پینشن بھائی کو ھی دی)
دوسرا اھم مسلہ یہ کہ مرحوم والد کا ایک ھی مکان تھا۔ جسمیں وہ بیٹے اور اور اسکے بیوی بچوں کے ساتھ رھائش پذیر تھے--
وہ دوران بیماری--- یعنی جس دوران انکی ذھنی کیفیت کافی کمزور ہوچکی تھی--- کچھی یاد نہیں رھتا تھا۔ کبھی کسی کو پہچانتے تھے کبھی نہیں---- ایسی کیفیت میں انکو رجسٹرار کے آفس میں لے جاکر انگوٹھے لگوا کر گفٹ ڈیڈ بنوالی اس مکان کے لئے--- یعنی وہ مکان بھی اپنے نام ھدیہ کروا لیا---
اب بتائیں ایسی صورتحال میں کونسا راستہ اختیار کیا جائے--
ھمیں آپ شرعی لحاظ سے رھنمائی فرمائیں--- تاکہ اسکے بعد کوئی قانونی کارروائی کرسکیں---
جزاک اللہ خیر
میں یہ فتویٰ ایک متاثرہ بیٹی کی حیثیت سے مانگ رھی ھوں--
نام : مسرت خاتون بنت عبدلمجید (مرحوم)

Sent from my Verizon 4G LTE Droid

دارالافتاء
فتوی نمبر ۲۹/۲۱۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجوابُ حامداً ومصلياً

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ انتقال کے بعد مرحوم کو جو حکومتی فنڈ اور پنشن کے بقایاجات ملے ہیں مرحوم اگر زندگی میں شرائطِ ملازمت کے تحت مذکورہ رقم کا مستحق بن گیا تھا کہ وہ زندگی میں لازماًاِس کا مطالبہ کر سکتا تھا، تو اس صورت میں یہ رقم مرحوم کے ترکہ میں شامل ہوگی اور اس میں تمام ورثاء شریک ہوں گے ،اور اگر مرحوم زندگی میں شرائطِ ملازمت کے تحت اس کا اس طرح مستحق نہیں بنا تھا، تو اس صورت میں یہ رقم ترکہ میں شامل نہیں ہوگی، بلکہ جس فرد یا افراد کو ادارہ مخصوص کرکے یہ رقم دیدے وہی اس کے مالک ہوں گے۔

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں بھائی کا بقایاجات کی ساری رقم خود لینا جائز نہیں، بلکہ مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق پنشن کی رقم اگر ترکہ کا حصہ بنے تو اس کو تمام ورثاء کے درمیان شرعی حصوں کے مطابق تقسیم کرنا ضروری ہے ،اور اگر ترکہ کا حصہ نہ بنے تو مذکورہ ادارہ نے جس کو مخصوص کرکے یہ رقم دی ہے اسی کو دینا ضروری ہے۔(۔مأخذہ التبویب:۱۷۵۳/۶۳بتصرفٍ)

قال الله تبارك وتعالىٰ:

{لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا } [النساء : ۷]

السنن الكبرى للبيهقي - (۶ / ۱۰۰)

عن أبى حرة الرقاشى عن عمه أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- قال :« لا يحل مال امرئ مسلم إلا بطيب نفس منه ».

(۲)۔۔۔اگر واقعۃً والد صاحب کی ذہنی کیفیت کمزور ہو چکی تھی اپنے اختیار سے کوئی فیصلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے جیسا کہ سوال سے معلوم ہو رہا ہے (نیز جب وہ خود بھی اس مکان میں رہ رہے تھے) تو ھبہ کے کاغذات (گفٹ ڈیڈ) پر انگوٹھا لگوا لینے سے شرعاً بیٹا اس مکان کا مالک نہیں بنا ،بلکہ مذکورہ مکان بدستور مرحوم کا ترکہ ہے، جو تمام ورثاء کے درمیان شرعی حصوں کے مطابق تقسیم کرنا لازم ہے۔

الفتاویٰ التارتار خانیه ۴۳۱/۱۴

عن ابى يوسف لا يجوز للرجل ان يهب لامراته ،وان تهب لزوجها أولاجنبى داراً وهما فيها ساكنان ،وكذالك الهبة للولد الكبير لأن يدالواهب ثابتة علي الدار-

دار الافتاء

وفيها أيضاً١٤ /٤٢١:

قال محمد فى الاصل:لا يجوز الهبة الا محوزة مقسومة مقبوضة يستوي فيه الأجنبي والولد اذا كان بالغا- وكذا في الفتاوي الهندية٤/٣٧٤-.................. **واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم.**

زاہد اللہ
زاہد اللہ وزیرستانی
دارالافتاجامعہ دارالعلوم کراچی
۱۳/ربیع الاول/۱۴۴۱ھ
۱۱/نومبر/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی دارالافتاجامعہ دارالعلوم کراچی
۱۳/ربیع الاول/۱۴۴۱ھ
۱۱/نومبر/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی
۱۳/۳/۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
عبد المعز
۱۳/۳/۱۴۴۱ھ